مدیون کا ادائیگی کا دعوی اور دائن کا وصولی سے انکار

ریفرینس نمبر:IEC-664 تاریخ:23-07-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ میں نے ایک شخص کو 27000 روپے کی ایک چیز بیچی، جس کے 23000 روپے اس نے نقد ادا کیے، جبکہ 4000 روپے ایک ہفتے بعد دینا طے ہوا۔ میں نے یہ 4000 روپے کھاتے میں لکھ لیے۔ پیسے لینا مجھے یاد نہ رہا۔ کافی عرصے بعد جب کھاتا چیک کیا تو اس میں 4000 روپے اس کے نام پر لکھے ہوئے تھے جس پر میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس کا کہنا ہے کہ میں نے پیسے دے دیے تھے اور میرا کہنا ہے کہ اگر مجھے پیسے ملے ہوتے تو میں کھاتے سے کاٹ دیتا لہٰذا مجھے پیسے نہیں ملے۔ اس صورت میں شریعت ہمارے لیے کیا حکم بیان کرتی ہے؟ سائل: محمد اشرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں خریدار نے اگر 4000 روپے ادا کر دیے تھے تو اس پر لازم ہے کہ اس ادائیگی پر گواہ پیش کرے، اگر اس نے گواہ پیش کر دیے تو وہ رقم کی ادائیگی سے بری ہو جائے گا۔ اور اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو شرعی اصولوں کے مطابق آپ سے قسم لی جائے گی کہ "مجھے یہ رقم وصول نہیں ہوئی۔" اگر آپ قسم کھا لیتے ہیں تو خریدار پر اس رقم کی ادائیگی لازم ہو گی اور اگر آپ قسم کھانے سے انکار کرتے ہیں، تو پھر شرعاً اس پر رقم کی ادائیگی لازم نہ ہو گی۔

درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: "**إذا ادعى أحد كذا درهما من جهة القرض ودفع المدعى عليه الدعوى قائلا: إنني أديت لك ذلك** فيسأل حينئذ المدعي هل إن المدعى عليه أدى لك المبلغ المذكور. والمدعي إما أن يقر بالاستيفاء أو ينكر فإذا أنكر **وأثبت المدعى عليه أداءه ذلك المبلغ يحكم القاضي بمنع المدعي من دعواه وإذا عجز عن إقامة البينة فللمدعى عليه أن يحلف المدعي على عدم قبضه المبلغ المذكور من المدعى عليه۔۔۔ وإذا نكل المدعي عن حلف اليمين يثبت دفع المدعى عليه**" یعنی ایک شخص نے دعوی کیا کہ فلاں کے ذمے میرے کچھ دراہم قرض ہیں، مدعا علیہ (مقروض) نے یہ کہتے ہوئے اس بات کا رد کیا کہ میں تو تمہیں تمہارا قرض ادا کر چکا ہوں، تو اب مدعی سے پوچھا جائے گا

کہ مدعاعلیہ (مقروض) نے تمہیں قرض کی ادائیگی کی ہے یا نہیں؟ مدعی یا تو قرض کے وصول کرنے کا اقرار کرے گا یا انکار کرے گا۔ انکار کی صورت میں اگر مدعاعلیہ (مقروض) نے گواہوں سے اپنا قرض ادا کرنا ثابت کر دیا تو قاضی مدعی کا دعوی خارج کر دے گا۔ اگر مدعاعلیہ یعنی مقروض گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعاعلیہ یعنی مقروض کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مدعی یعنی قرض دینے والے سے اس بات پر قسم اٹھوائے کہ اس نے مدعاعلیہ یعنی مقروض سے قرض کی رقم وصول نہیں کی۔۔۔ اگر مدعی قسم سے انکار کرے گا تو مدعاعلیہ (مقروض) کا رقم کی ادائیگی کا دعوی ثابت ہو جائے گا۔

(درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، جلد4، صفحہ224، دار الجیل)

فتاوی ہندیہ و فتاوی بزازیہ میں ہے جبکہ فتاوی ہندیہ کے الفاظ درج ذیل ہیں: "لو ادعى المديون أنه بعث كذا من الدراهم إليه أو قضى فلان دينه بغير أمره صحت الدعوى ويحلف" یعنی مدیون نے دعوی کیا کہ اس نے اتنے روپے دائن کے پاس بھیج دیے تھے یا فلاں شخص نے میرے کہے بغیر دَین ادا کر دیا تھا تو مدیون کی یہ بات مسموع ہو گی اور دائن پر حلف دیا جائیگا۔

(الفتاوی الهندية، جلد4، صفحہ5، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "بہار شریعت" میں لکھتے ہیں: "دائن نے دَین کا دعویٰ کیا مدیون کہتا ہے کہ میں نے اتنے روپے تمہارے پاس بھیج دیے تھے یا فلاں شخص نے بغیر میرے کہنے کے دَین ادا کر دیا مدیون کی یہ بات مسموع ہو گی اور دائن پر حلف دیا جائیگا۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ1024، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

27محرم الحرام1447ھ/23جولائی 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com